رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
Regd. No. L. 5254

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

فی پرچہ ۲ار

یوم جمعہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۵ وفا ۱۳۳۴ ہش ۔ ۱۵ جولائی ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۶۸

امریکہ برطانیہ فرانس اور روس اپنے فوجی اخراجات میں رضاکارانہ طور پر کمی کر دیں

جنیوا کانفرنس میں پیش کرنے کیلئے وزیراعظم فرانس کی تجویز

پیرس ۱۴ جولائی ۔ وزیر اعظم فرانس نے دنیا کے تحفظ اور استحکام کے لئے یہ تجویز پیش کی ہے کہ چاروں بڑی طاقتیں اپنے فوجی اخراجات میں کمی کر دیں اور اس طرح جو رقم بچے وہ پسماندہ ممالک کی بہبودی کے لئے خرچ کی جائے ــــ فرانس کے وزیر اعظم نے کل رات اخباری نمائندوں سے اپنی اس تجویز کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا میں جنیوا کانفرنس میں اگلے ہفتہ یہ تجویز پیش کر رہا ہوں کہ یورپ کے تحفظ اور استحکام کے لئے امریکہ برطانیہ روس اور فرانس اپنے فوجی اخراجات میں رضاکارانہ طور پر کمی کرنے کا فیصلہ کریں اور اس طرح جو رقم بچے اس سے ایک عالمی فنڈ قائم کیا جائے ۔ جس سے پسماندہ ممالک کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے مالی مدد دی جائے

وزیراعظم فرانس نے اپنی تجویز پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے سے عالمی کشیدگی میں کمی واقع ہو جائے گی ۔ آپ نے کہا تجویز کی تفصیلات طے کرنے کی ضرورت نہیں ۔ اگر اصولی طور اس تجویز سے اتفاق کیا گیا ۔ تو تفصیل بآسانی طے کی جاسکتی ہے ۔

وزیر اعظم فرانس سے پوچھا گیا ۔ کہ کیا برطانیہ اور امریکہ اس تجویز سے متفق ہیں ؟ آپ نے کہا یہ دونوں ملک ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی لگانے کے سوال پر اصولی طور پر یقیناً متفق ہیں ۔

اشتراکی چین کیساتھ تجارتی تعلقات بحال کرنیکی تجویز

لندن ۱۴ جولائی ۔ برطانوی وزیر خارجہ نے کل رات یہ تجویز مسترد کر دی ۔ کہ اشتراکی چین کے ساتھ مکمل تجارتی تعلقات بحال کر دئے جائیں ۔ آپ نے کہا مشرق بعید کی صورت حالات اس امر کی اجازت نہیں دیتی ۔

الجزائر کے متعلق ایشیائی افریقی بلاک کی کانفرنس

واشنگٹن ۱۴ جولائی ۔ کل رات اقوام متحدہ کے ایشیائی افریقی بلاک کے بعض ممالک نے الجزائر کی تازہ صورت حالات پر غور کیا ۔ عراق کے نمائندہ نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے ۔ کانفرنس کے اختتام پر صدر نے بتایا ۔ کہ الجزائر میں فرانس کی تازہ کارروائیوں پر ایشیائی افریقی بلاک کے ممالک بالخصوص عرب ممالک کو خاص طور پر تشویش ہے ۔ آپ نے کہا ۔ ایک یا دو ہفتوں تک پھر اسی قسم کی کانفرنس بلائی جائیگی ۔

شاہ ایران روس کا دورہ کریں گے

تہران ۱۴ جولائی ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ شہنشاہ ایران نے روس کا دورہ کرنے کی روسی دعوت قبول کر لی ہے ۔ ابھی ان کے دورے کی صحیح تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا ہے ۔

مشرقی بنگال میں دریاؤں کا پانی چڑھ رہا ہے

ڈھاکہ ۱۴ جولائی آسام اور بنگال کے شمالی علاقوں میں مون سون کے شروع ہو جانے سے مشرقی بنگال کے چاروں دریاؤں میں پانی کی سطح بتدریج بلند ہو رہی ہے ۔ م

تاہم محکمہ آبپاشی نے یقین دلایا کہ خطرے کی کوئی بات نہیں ہے ۔

اکالی تحریک جاری رہے گی

امرتسر ۱۴ جولائی ۔ مشرقی پنجاب کی حکومت نے پنجابی صوبہ کے سلسلے میں نعروں پر سے پابندی اٹھانے کا اعلان کر دیا ہے ۔ تاہم اکالی لیڈروں نے کہا ہے کہ حالات کے بہتر ہونے کی توقع کم ہے ۔ صوبائی حکومت جب تک اکالیوں کے تمام مطالبات تسلیم نہیں کرے گی اس تحریک کو روکنا ممکن نہیں ۔ یاد رہے اکالی دل کی مجلس عاملہ کا اجلاس کل منعقد ہو رہا ہے جس میں آئندہ اقدام کا فیصلہ کیا جائے گا ۔

مشرق بعید کے متعلق چار بڑوں کی کانفرنس بلانے کا امکان

لندن ۱۴ جولائی ۔ یہاں کے سرکاری حلقوں میں مشرق بعید کے مسائل پر غور کرنے کے لئے چار بڑوں کی کانفرنس بلانے کے امکانات کا جائزہ لیا جا رہا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے ۔ جنیوا کانفرنس کے بعد ہی اس سلسلے میں مناسب کارروائی کے لئے فضا سازگار ہو سکے گی ۔ برطانیہ کے زعماء نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ایسی کانفرنس کا ایجنڈا محدود نہیں ہونا چاہیئے ۔ اور اس میں فارموسا کے علاوہ کوریا وغیرہ مسائل بھی زیر بحث آنے چاہئیں ۔

* جیدیوں کو عام معافی دیئے جانے کا اعلان بھی عنقریب کر دیا جائے گا ۔

مغربی جرمنی کے روس کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنیکا مسئلہ

ھمبرگ ۔ ۱۴ جولائی ۔ مغربی جرمنی کے ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ روس کے ساتھ جلد سفارتی تعلقات قائم ہونے کا کوئی امکان نہیں ۔ مغربی جرمنی کے چانسلر نے اس سلسلے میں جو مراسلہ روس بھیجا ہے ۔ اس کے جواب کا انتظار کیا جا رہا ہے ۔

مشرقی یورپ کے ساتھ سفارتی تعلقات توڑ دینے کی قرارداد مسترد کر دی گئی

واشنگٹن ۱۴ جولائی ۔ امریکی سینیٹ کی سب کمیٹی برائے خارجی تعلقات نے کل کثرت رائے سے یہ تجویز مسترد کر دی کہ امریکہ کو مشرقی یورپ کے ساتھ سفارتی تعلقات توڑ دینے چاہئیں ــــ سب کمیٹی نے اس تجویز کی بجائے ایک اور قرارداد منظور کی ہے ۔ جس میں اس توقع کا اظہار کیا گیا ہے مشرقی یورپ میں جبر و تشدد کی جو حکومت مسلط ہے وہ جلد ختم ہو جائے گی ۔ اور وہاں کے باشندے آزادی اور جمہوریت کی فضا میں سانس لے سکیں گے ۔

جنیوا کانفرنس چار بڑوں کی ابتدائی ملاقات کی حیثیت رکھتی ہے

امریکہ سے پیرس روانہ ہوتے وقت مسٹر ڈلس کا بیان

واشنگٹن ۱۴ جولائی ۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کل امریکہ سے پیرس روانہ ہو گئے جہاں آپ جنیوا کانفرنس کے سلسلے میں برطانیہ اور فرانس کے وزرائے اعظم سے ملاقات کریں گے ۔ اور جنیوا کانفرنس کے لئے مشترکہ طریق کار طے کریں گے ۔

روانگی سے پہلے آپ نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا جنیوا کانفرنس چار بڑوں کی ایک ابتدائی بات چیت کی حیثیت رکھتی ہے ۔ آپ نے کہا ہم میں سے کسی کو بھی یہ توقع نہیں رکھنی چاہیئے کہ اس کانفرنس میں اہم فیصلے ہونگے ۔ البتہ اہم فیصلوں کے لئے راہ ہموار ہونے کی توقع ضرور رکھی جاسکتی ہے آپ نے کہا عالمی مسائل اتنے نازک اور الجھے ہوئے ہیں کہ انہیں سلجھانے کے لئے چار بڑوں کی متعدد ملاقاتوں کی ضرورت پڑے گی ۔ اور مسلسل کوشش کے ذریعے ہی عالمی کشیدگی کو کم کرنے کی کوشش کو کامیاب بنایا جاسکیگا ۔

مراکش کے ۴۲ سیاسی نظر بندوں کو رہا کر دیا گیا

رباط ۱۴ جولائی ۔ مراکش کے نئے فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل نے ۴۲ سیاسی نظر بندوں کو رہا کر دیا ہے ۔ آپ نے کہا ۔ میں نے مصالحانہ جذبات کے ماتحت یہ کارروائی کی ہے ۔ امید کی جاتی ہے ۔ کہ ایک خاص نوعیت کے سیاسی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا
ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۵۵ء

اسلام میں آزادی ضمیر کا اصول

"اسلامی سوسائٹی کے خدوخال" کے زیرعنوان روزنامہ "تسنیم" مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۵۵ء میں الاخوان المسلمون مصری جماعت کے ایک پمفلٹ سے ماخوذ ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے:۔

"اسلامی سوسائٹی ایک بین الاقوامی سوسائٹی ہے۔ یہ سوسائٹی قوم نسل اور مذہبی تعصب کی بناء پر قائم نہیں ہوئی۔ اس کے دروازے تمام نوع انسان کے لئے کھلے ہیں۔ جنس نسل یا زبان اس کی راہ میں سنگ گراں نہیں ہو سکتی۔ اور ہر عقیدہ و مذہب کے لوگ اس کے سائے میں رہ سکتے ہیں۔ ہر زبان، ہر جنس اور ہر رنگ کے آدمی اس کی پناہ گاہ میں آ سکتے ہیں۔ اور اس کے نظام کی اجتماعی برکتوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ان کے ساتھ اس کا ایک رشتہ ہوگا۔ جو کالے اور گورے میں، مشرقی اور مغربی میں، اور مذہب وغیر مذہب میں کوئی تفریق نہیں کرتا۔ جب تک دوسرے مذاہب کے پیروؤں کا رویہ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ خدا اور رسول کی مخالفت پر آمادہ ہو جائیں نظام اسلامی سے بغاوت کریں۔ زمین میں فتنہ و فساد برپا کریں۔ اگر اس کی ضمانت دیا گے۔ تو ان کو عقیدہ اور عبادات کی پوری پوری آزادی حاصل ہوگی۔ اور مسلمان ان کے تحفظ کے ذمہ دار ہوں گے۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور ۱۱ جولائی ۱۹۵۵ء)

اگر ان الفاظ کے وہی معنے لئے جائیں جو ان سے بظاہر نکلتے ہیں۔ تو واقعی الاخوان المسلمون نے اسلامی سوسائٹی کے متعلق صحیح نظریہ پیش کیا ہے۔ جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ مگر اس عبارت میں مندرجہ ذیل الفاظ قابل غور اور تشریح طلب ضرور ہیں۔

"جب تک دوسرے مذاہب کے پیروؤں کا رویہ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ خدا اور رسول کی مخالفت پر آمادہ ہو جائیں۔ نظام اسلامی سے بغاوت کریں۔ زمین میں فتنہ و فساد برپا کریں۔ اگر اس کی ضمانت دیں گے۔ تو ان کو عقیدہ اور عبادات کی پوری آزادی حاصل ہوگی۔ اور مسلمان ان کے تحفظ کے ذمہ دار ہوں گے۔"

اگر مخالفت کے معنے اسلامی ریاست کی عملی مخالفت ہے۔ اور بغاوت کے معنے اسلامی ریاست کے خلاف عملی بغاوت ہیں تو یقیناً ایسے لوگ جو ان افعال کے مرتکب ہوں۔ خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں سزا کے مستوجب ہیں۔ اور دنیا کا کوئی بین الاقوامی قانون مسلم ریاست کے اس حق کو سلب نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر مخالفت کے معنے اپنے مذہب کی اسلام کے بالمقابل تبلیغ و اشاعت اسلام سے ارتداد ہو۔ اور بغاوت کے معنے بھی یہی مراد ہوں تو اسلام میں کوئی ایسی تعلیم نہیں۔ جو اس کی تائید کرتی ہو۔ بلکہ قرآن کریم نہایت صاف لفظوں میں یہ عظیم الشان اصول پیش کرتا ہے۔ کہ

لا اکراہ فی الدین

یعنے دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔

ہمیں اس وضاحت کی اس لئے ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ اس جمہوریت کے زمانہ میں بعض لوگوں نے مغرب کی لادینی تحریکوں اشتراکیت اور فاشزم کی تقلید میں اسلامی ریاست کے متعلق بھی ایک کلیاتی ریاست کا تصور از سر نو بیدار کرنے کی کوشش کر رکھی ہے۔ اور اسلامی ریاست کو وہی خواہشاتی اختیارات اسلام کی تعلیم کے بالکل متضاد دیئے ہیں۔ جو اشتراکی یا فاشی لادینی ریاستیں اپنے لئے مقرر کرتی ہیں۔ یعنے یہ کہ سوائے حکومت کی اڈیالوجی کے ملک میں کسی دوسری اڈیالوجی کی تبلیغ ہی نہیں کی جا سکتی۔

یہ اصول اتنا خطرناک اور انسان کی آزادی خیال و ضمیر کا اتنا عظیم دشمن ہے۔ کہ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ کہ اسلام ایسے اصول کا قلع قمع نہ کرتا ہو حقیقت یہ ہے کہ لادینی کی تمام برائیوں کی جڑ یہی اصول ہے کہ ہم باپ دادا کے مقررہ راستوں کے خلاف کوئی آواز بلند نہیں ہونے دیں گے۔ انسانی حیات کے ارتقا میں اس سے بڑی کوئی رکاوٹ نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ جب خاتم النبیین سردار اولین و آخرین سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے توحید باری تعالےٰ کا آوازہ عرب میں بلند کیا۔ تو مخالفین نے عملاً اسی [illegible] کے تحت مخالفت کا علم بلند کیا تھا اور اسی اصول کی وجہ سے اسلام کو مخالفین سے دفاعی لڑائیاں لڑنی پڑیں اور مسلمانوں کو اس وقت تک لڑنے کی اجازت دی گئی کہ حتی لا تکون فتنۃ جب تک یہ فتنہ جو مخالفین نے اسلام کو تلوار سے دبانے کا اٹھا رکھا ہے۔ فرو نہ ہو جائے۔ افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ کے بعض مصلح کہلانے والے لوگوں نے اپنے خودساختہ اور من بھاتے معنے قرآن کریم کی آیات میں الفاظ کے صحیح معنوں کے بالکل متضاد ایسے پیدا کر لئے ہیں کہ اسلامی ریاست کو بھی انہوں نے اشتراکی ریاست کی طرح محض ایک کلیاتی ریاست سمجھ ہی نہیں لیا۔ بلکہ اسلامی حکومت کے برپا کرنے کے لئے عین وہی طریق کار جائز سمجھتے ہیں۔ جو مارکس اور انجلز نے پرولتاریہ کو حکومت پر قابض ہونے کے لئے ضروری سمجھا ہے۔ ان لوگوں کی نظر میں لا اکراہ فی الدین حتی لا تکون فتنۃ وغیرہم قرآنی الفاظ کے معنے الٹ ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور جارحانہ اور مدافعانہ جنگ کا امتیاز ختم ہوگیا

قافلہ قادیان ۱۹۵۵ء کے متعلق

ایک ضروری اعلان

از مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ

جو دوست آئندہ قافلہ میں قادیان جانا چاہیں وہ ابھی سے اپنے اپنے ضلع سے پاسپورٹ کی درخواست دے کر پاسپورٹ حاصل کر لیں۔ کیونکہ اس میں کافی وقت لگتا ہے۔ نئے قواعد کے ماتحت اپنے اضلاع سے پاسپورٹ لینا ضروری ہو گیا ہے۔ پھر جب پاسپورٹ مل جائے۔ تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ یہ خیال رہے کہ پاسپورٹ کے حصول کے لئے کافی وقت لگتا ہے۔ اور خاص تگ و دو کرنی پڑتی ہے:

ایف۔ اے (آرٹس) میں اوّل آنے والا

احمدی طالب علم منوّر احمد سعید

ایف۔ اے کے امتحان میں اول آنے والے منور احمد خاکسار کے تایا جان میاں روشن دین صاحب صراف اوکاڑہ کے صاحبزادے ہیں۔ اور میاں احمد الدین صاحب زرگر کے نواسے ہیں۔ آپ نے ورنیکلر فائنل کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے وظیفہ لیا۔ میٹرک میں تین چار ماہ سخت علیل رہنے کے باوجود ۶۳۲ نمبر حاصل کئے۔

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ کے بعد آپ نے تعلیمی مساعی کے ساتھ کالج کے دوسرے مشاغل میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ایف۔ اے (آرٹس) میں پنجاب یونیورسٹی میں فرسٹ آئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کامیابی کو عزیز کے لئے مزید کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ بنائے اور خاندان کالج اور سلسلہ کے لئے اس کو بابرکت کرے

عبدالغفور متعلم ایم۔ بی۔ بی۔ ایس لاہور

دعائے مغفرت

میرے والد چوہدری نعمت اللہ صاحب گوہر بی۔ اے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر چند روز کی مختصر سی بیماری کے بعد ۱۱ جولائی ۱۹۵۵ء کو ۸½ بجے صبح بعمر ۷۵ سال لاہور میں انتقال فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت و بلندئ درجات کر کے ممنون فرمائیں:

عبدالرحمٰن شاکر کلرک نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ

ضروری اطلاع

ربوہ میں ڈاک کا ناقص انتظام ہونے کی وجہ سے کل کا پرچہ ۱۴/۷ وقت پر روانہ نہیں ہو سکا۔ کیونکہ ڈاک کا تھیلہ غیر محفوظ حالت میں سٹیشن پر پہنچایا گیا تھا۔ جسے محکمہ ریلوے نے قبول نہ کیا۔ یہ پرچہ احباب کو وقت پر نہیں مل سکے گا:

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جرمنی میں ورود

ایک نامور مستشرق کا قبول اسلام۔ ہمبرگ کے ٹاؤن ہال میں حضور کی تقریر۔ مقامی حکومت کے ایک وزیر کی طرف سے خیر مقدم

از مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۵ جون کو شام کے چار بجکر دس منٹ پر سیدہ ام متین، سیدہ مہر آپا، صاحبزادی امۃ الجمیل اور صاحبزادی امۃ المتین صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، میر داؤد احمد صاحب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ اور محترمی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی معیت میں ہمبرگ کے ہوائی مستقر پر ہوائی جہاز سے اترے۔ خاکسار کے علاوہ برادرم عبدالکریم صاحب ڈنگر۔ برادرم عبدالحمید صاحب ڈنگر و Danger ایک پاکستانی دوست محمود الٰہی صاحب اور برادرم عبدالکریم صاحب کی اہلیہ محترمہ ہوائی اڈہ کے اندر موجود تھے۔ اور حضور کو ہوائی اڈہ سے اترتے ہی اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا اور مسٹر اور مسز ڈنگر نے حضور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ کسٹم وغیرہ سے فارغ ہو کر حضور ۵ بجے ہوٹل میں پہنچے۔ جہاں دیگر احباب جماعت موجود تھے حضور نصف گھنٹہ کے بعد ملاقات کے کمرہ میں تشریف لے آئے۔ پہلے ہمبرگ کے ایک مشہور جرنلسٹ مسٹر Pi[illegible] نے اپنے فوٹوگرافر کے ساتھ حضور کا انٹرویو لیا۔ اور کئی ایک فوٹو لئے اس کے بعد ایک گھنٹہ تک حضور پر نور احباب جماعت سے مشن کے استحکام کے متعلق تبادلہ خیالات فرماتے رہے۔ اور دیگر ضروری امور کے علاوہ ہمبرگ میں مسجد کی تعمیر کے متعلق تفصیلی گفتگو فرمائی اور بعد ازاں شام کے کھانے کے لئے تمام قافلہ کے ساتھ ہمارے غریب خانہ پر تشریف لائے اور محبت اور پیار کے ساتھ بچوں کے ساتھ باتیں فرماتے رہے۔

۲۶ جون بروز اتوار صبح دس بجے حضور اپنے ڈاکٹری معائنہ کے لئے خاکسار کے علاوہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور محترمی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے ہمراہ ہمبرگ یونیورسٹی کے پروفیسر [illegible] کے مکان پر تشریف لے گئے۔ پروفیسر مذکور نے حضور کا مکمل معائنہ کیا۔ اور حضور کی صحت کی ترقی کی رفتار پر خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ واپس تشریف لا کر حضور نے کچھ آرام فرمایا اور اس کے بعد [illegible] سے آئے ہوئے جرمنی کے ایک بہت بڑے مستشرق Hamburg سے آئے ہوئے ایک احمدی دوست سے نصف گھنٹہ تک گفتگو فرمائی۔ یہ واقعہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جانے کے قابل ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے ایک نامور مستشرق نے اسی روز حضور سے دوسری ملاقات کے دوران میں حضور پر نور کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضور نے بیعت لینے کے بعد فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے غالباً مجھکو ہمبرگ اسی لئے لایا تھا کہ آپ میرے ہاتھ پر اسلام قبول کریں۔ حضور نے ان کا اسلامی نام ظہیر تجویز فرمایا Conti Press کا ایک نمائندہ حضور سے ملاقات کے لئے آیا۔ اور بہت سے فوٹو لئے۔ ہمبرگ کے ایک نامور جرمن مستشرق ڈاکٹر Abel حضور سے ملاقات کے لئے آئے اور نصف گھنٹہ تک حضور ان سے عربی میں گفتگو فرماتے رہے۔ بعد میں حضور نے ان کی زبان دانی کی تعریف فرمائی ان ملاقاتوں سے فارغ ہونے پر حضور نماز کے لئے تشریف لائے۔ لوکل احمدی بھی نماز کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نماز کے بعد ہوفر سے آئے ہوئے احمدی دوست جو پریس فوٹوگرافر ہیں نے کثرت سے فوٹو لئے حضور قریباً ایک گھنٹہ مجلس میں رونق افروز رہے۔ اور لوکل احمدیوں سے مختلف امور کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے۔ حسب ضرورت جرمن میں ترجمہ خاکسار کرتا رہا۔ حضور نے دیگر امور کے علاوہ مسجد کی تعمیر کے بارہ میں پھر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور جلد از جلد زمین کے حصول کی تاکید فرمائی۔ شام کے قریب حضور سب کے ساتھ سیر کے لئے تشریف لے گئے اور ہمبرگ کی بندرگاہ دیکھی۔ بعد ازاں حضور از راہ ذرہ نوازی شام کے کھانے کے لئے پھر معہ اہل قافلہ ہمارے غریب خانہ پر تشریف لائے۔ اور ہمیں اپنی محبت اور شفقت سے حضور نے نوازا۔

۲۷ جون بروز سوموار پہلے وقت حضور خرید و فروخت کے لئے تشریف لے گئے۔ اور کئی ایک ضروری اشیاء خرید فرمائیں اس کے بعد ہوٹل تشریف لائے اور [illegible] شہر سے آئے ہوئے ایک احمدی دوست مسٹر KRETZSCHMAR نے ملاقات فرمائی۔ حضور کی بلند پایہ شخصیت کے پیش نظر ہمبرگ گورنمنٹ نے بھی Reception کا انتظام کیا۔ اور حضور ہمبرگ گورنمنٹ کے نمائندگان کو ملنے کے لئے دو بجکر پینتالیس (۲:۴۵) منٹ پر ٹاؤن ہال تشریف لے گئے اور وزیر تعمیر مسٹر Fisenne اور گورنمنٹ کے سیکرٹری جنرل مسٹر [illegible] نے حضور سے ملاقات کی۔ حضور نے ان سے بیس منٹ تک گفتگو فرمائی۔ اس موقعہ پر Conti Press کے نمائندہ نے کثرت سے فوٹو لئے۔ جو ہمبرگ کی دو روزنامہ اخبارات میں اب تک شائع ہو چکے ہیں۔ ان دونوں ملاقاتوں کو حضور نے بہت پسند فرمایا۔ ان ملاقات سے فارغ ہونے کے بعد حضور ہمبرگ کے مشہور سرجن Prof. Dr. Junker سے مشورہ کے لئے تشریف لے گئے۔ پروفیسر مذکور نے ایکسرے فوٹو دیکھنے کے بعد کہا۔ کہ چاقو کی جو نوک اندر رہ گئی ہے۔ اسکو نکالنے کی ضرورت نہیں۔ اس سے حضور کو پوری تسلی ہوگئی۔ یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ کہ دوبارہ اپریشن کی ضرورت ڈاکٹری رائے میں پیش نہیں آئی۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام برادرم عبدالکریم صاحب ڈنگر نے کیا۔

لوکل جماعت کی طرف سے حضور کے اعزاز میں دعوت چائے

اسی روز شام کے ساڑھے سات بجے حضور کے اعزاز میں ہمبرگ کی جماعت نے دعوت چائے کا انتظام کیا جس میں احمدی احباب کے علاوہ ہمبرگ کے معززین نے بھی شرکت کی۔ پریس کے نمائندے بھی شامل ہوئے اور انہوں نے فوٹو بھی لئے۔ برادرم عبدالکریم صاحب ڈنگر نے حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں حضور نے کھڑے ہو کر ایک خاص ولولہ اور روحانی کیفیت کے ساتھ نصف گھنٹہ تک تقریر انگریزی میں فرمائی۔ جس میں احمدی احباب کا شکریہ ادا کرنے کے بعد ربوہ مرکز احمدیت کی تعمیر کی تفاصیل بیان فرمائیں۔ کہ کس طرح ایک بنجر علاقہ جس میں صرف تین Tent ابتدا میں تھے۔ خدا تعالیٰ نے ایک پر رونق شہر بسا دیا۔ حضور نے فرمایا ابتداء میں اس جگہ پینے کا پانی نام کو نہ تھا۔ اور وہاں کے پانی کو جب معائنہ کے لئے لاہور بھجوایا گیا۔ تو ڈاکٹروں نے کہا کہ یہ پانی انسانوں کے لئے مضر ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس وقت الہاماً بتایا کہ یہاں میٹھا پینے کا پانی ضرور مہیا ہوگا اور اب وہاں خدائی وعدہ کے مطابق پینے کے پانی کی کمی نہیں۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے زندہ ہونے اور احمدیت کی صداقت کا بین ثبوت ہے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ کہ جرمن قوم کا کیریکٹر بلند ہے اور انہوں نے ہمبرگ شہر کو اتنی جلدی تعمیر کر لیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جرمن قوم اس زندہ روح کے ساتھ ضرور جلد از جلد اسلام کو جو خود اسی روح کو بلند کرنے کے لئے تعلیم دیتا ہے قبول کرے گی۔ حضور نے فرمایا کہ میں اس نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کا پیرو کار ہوں۔ جس نے دنیا میں امن اور رواداری کو قائم کرنے کی پوری کوشش کی اور اپنے مخالفین جنہوں نے مسلمانوں کو تہ تیغ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا کو فاتح ہونے کی حیثیت میں کس طرح معاف کر دیا۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام امن رواداری کی تعلیم کا حامل ہے۔ اور اس کی مثال کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔ اسلام قومیت اور رنگ و نسل کی تمیز سے بالا ہے۔ اور دنیا میں عالمگیر برادری اور اخوت کو قائم کرنے کے لئے ذریں اصول پیش کرتا ہے۔ حضور کی اس محبت بھری تقریر کا جرمن ترجمہ خاکسار نے بعد میں کیا۔ حاضرین نے خدا کے فضل سے حضور کی تقریر کو بہت پسند کیا۔ ہمبرگ کی ایک روزنامہ اخبار Hamburger Anzeiger نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۸ جون میں حضور کی اس تقریر اور ہمبرگ گورنمنٹ کی طرف سے خوش آمدید کا ذکر ایک نہایت اچھے فوٹو کے ساتھ حسب ذیل الفاظ میں کیا ہے

"امیر المومنین ٹاؤن ہال میں"

"احمدیہ جماعت کے امام حضرت میرزا محمود احمد صاحب (تصویر میں بائیں طرف) کو کل ٹاؤن ہال میں Minister [illegible] Fisenne (تصویر میں دائیں طرف) نے خوش آمدید کہا۔ ۶۶ سال کی عمر کے امیر المومنین نے کل جماعت کی طرف سے دی ہوئی دعوت چائے کے موقع پر بیان کیا کہ ربوہ کی تعمیر کس طرح ۱۹۵۰ء میں مخالف حالات میں ہوئی ایک بے آب و گیاہ علاقہ سے کس طرح یہ ایک بڑا شہر بنا جس میں اب مختلف کالج اور مشنری کالج تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسلام مبلغ اور ان کا مذہب اپنے اندر عالمگیر طاقت کو قائم کرنے کے اصول پیش کرتا ہے اسلئے اسلام یورپ کیلئے مناسب حال مذہب ہے اور خاص طور پر جرمنی کے لئے عالمگیر مذہب ہونے کی بناء پر اسلام کا مستقبل جرمن میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اسلامی روح جرمنی میں زندہ ہے۔ احمدیہ جماعت کا جرمن مشن میں مرکز ہمبرگ ہے اور اسکے تبلیغی مشن مختلف ممالک میں ہیں"

اب تک خدا کے فضل و کرم سے نہ صرف ہمبرگ بلکہ جرمنی بھر کی بیسیوں اخبارات میں حضور کی آمد کی خبر کم و بیش مندرجہ الفاظ میں شائع ہو چکی ہے

"اسلامی خلیفہ بطور مہمان"

"ہیمبرگ میں حضرت میرزا محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ تین روز کے لئے بطور مہمان تشریف لائے۔ ان کا ایک خطاب امیر المومنین بھی ہے۔ ۶۶ سال کی عمر کے خلیفہ ربوہ پاکستان سے آئے ہیں۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بیٹے بھی ہیں۔ ہیمبرگ گورنمنٹ کے ایک وزیر minister Von Hoenne نے انہیں ٹاؤن ہال میں خوش آمدید کہا"۔ اکثر اخبارات نے یہ خبر حضور کے فوٹو کے ساتھ شائع کی ہے۔

۲۸ جون بروز منگل کو بھی حضور نے جماعت کے بعض افراد سے بھی گفتگو فرمائی۔ اور ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ شام کو سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اور بعد ازاں کھانے کے لئے ازراہ ذرہ نوازی بمع اہل قافلہ ہمارے غریب خانہ پر تشریف لائے۔

حضور ۲۹ جون بروز بدھ ۱۲ بجے دوپہر کو ہیگ (ہالینڈ) کے لئے ہوائی جہاز پر روانہ ہوئے۔ خاکسار کے علاوہ برادرم عبدالکریم صاحب ڈنکر اور برادرم سید Keetmann ہوائی مستقر پر موجود تھے۔ خاکسار نے حضور کو ہوائی جہاز پر اندر جا کر بٹھایا۔ اور سامان رکھوایا۔ اور ہوائی جہاز سے حضور سے رخصت حاصل کر کے اتر آیا۔

حضور پُرنور نے اپنے مختصر عرصہ قیام میں خاکسار اور خاکسار کے اہل و عیال پر جو نوازشات فرمائیں۔ اس سے نہ صرف ہم بلکہ ہماری آئندہ نسلیں بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتیں حضور کی ذرہ نوازیاں عنایات اور حسن سلوک کی یاد ہمارے قلوب سے محو نہیں ہو سکتی۔ میں اپنے مولا کریم کا کس طرح شکریہ ادا کروں۔ جس نے اس عاجز کو زندگی وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور پھر میرے مولا کی یہ عطا ہے کہ اس نے اپنے سلسلہ عالیہ کی خدمات باوجود کمزوریوں اور کوتاہیوں کے ایک حد تک سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی اور پھر یہ خدا کا اور بھی فضل ہے کہ اسکے محبوب مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی روحانی فوج میں شامل ہو کر اسلامی خدمات کو حضور پُرنور کی راہنمائی میں کامیابی سے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ حضور پُرنور کی خدمت خاکسار نے مشن کی Guest Book دستخطوں کے لئے پیش کی۔ اس پر حضور نے جو نوٹ درج فرمایا وہ انگریزی میں ہے۔ اس کو من وعن نقل کرتا ہوں۔

Dear Abdul Latif

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

Your Success in Germany is wonderful and miraculous. You have won the hearts of German people and this could not be done by your efforts. It is surely God's work. Some Converts are wonderfully zealous in Islam and pure hearted. May God give you more and more converts and open the hearts of German people for Islam on your hands and help you to erect a fitting mosque in Hamburg and make it a centre for German people and specially German muslims Amen! Europe is certainly going to be muslim as is foretold by promised messiah. As this prophecy is going to be fulfilled through you, it will be a great blessing for you and your family. May God bless the German muslims and increase their numbers to million & million and millions until they become majority in Germany

Mirza B. Mahmud Ahmad

28 June 1955

ترجمہ

عزیزم عبداللطیف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جرمنی میں تمہاری کامیابی حیرت انگیز ہے اور معجزانہ رنگ رکھتی ہے۔ تم نے جرمنی کے رہنے والوں کے دلوں کو فتح کیا ہے۔ اور یہ کام صرف تمہاری کوششوں سے نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ یقینی طور پر خدا کا کام ہے۔ بعض نومسلم نہایت جوشیلے اور مخلص ہیں۔ خدا تعالےٰ تمہیں زیادہ سے زیادہ نومسلم عطا فرمائے۔ اور تمہارے ذریعہ جرمنی کے لوگوں کے دل اسلام کے لئے کھول دے۔ اور خدا تعالےٰ تمہیں ہیمبرگ میں ایک موزوں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس کو جرمنی کے تمام لوگوں کے لئے اور خاص طور پر یہاں کے نومسلموں کے لئے ایک مرکز بنائے۔ آمین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق یورپ یقینی طور پر اسلام کی طرف رجوع کر رہا ہے۔ چونکہ یہ پیشگوئی تمہارے ذریعہ سے پوری ہو رہی ہے۔ اس لئے یہ تمہارے لئے اور تمہارے خاندان کے لئے بہت بڑی برکت کا موجب ہوگی۔ خدا تعالےٰ جرمنی کے نومسلموں کو اپنی برکات میں سے حصہ عطا فرمائے اور ان کو لاکھوں لاکھ کی تعداد میں بڑھاتا چلا جائے۔ یہاں تک کہ جرمنی میں ان کی اکثریت ہو جائے۔ آمین

(دستخط) مرزا بشیر الدین محمود احمد

۲۸ جون ۱۹۵۵ء

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے حضور پُرنور کی ہدایات کے مطابق اسلام کی خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وہ باری تعالےٰ خاکسار کو ان الفاظ کا حامل حقیقی رنگ میں بنا دے۔ جن کا حضور نے ازراہ ذرہ نوازی میری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو نظر انداز فرماتے ہوئے ازراہ تلطف اظہار فرمایا ہے۔ اللھم آمین۔

(چوہدری) عبداللطیف واقف زندگی
انچارج مشن جرمنی

الحجۃ البالغہ

از مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر دعوۃ و تبلیغ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی یہ نہایت ہی لطیف تصنیف پہلی مرتبہ ۱۹۱۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ جسے اب مناسب ترمیم و اضافہ کے بعد دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ وفات مسیح کے متعلق جس قدر دلنشین اور دلآویز طریقہ سے اس مختصر رسالہ میں بحث کی گئی ہے۔ اور مسئلہ کے ہر پہلو کو جس عمدگی کے ساتھ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ دلائل جس قدر آسان اور شگفتہ پیرائے میں دیئے گئے ہیں۔ وفات مسیح کی ضرورت اور اہمیت کو جس سلاست کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے۔ اور اس کے متعلق قرآن کریم۔ حدیث شریف اقوال ائمہ اور عقلی و نقلی ثبوت جس کثرت کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ انہیں دیکھ کر بے اختیار کہنا پڑتا ہے کہ درحقیقت دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ اتنے مختصر سے رسالہ میں جو چھوٹی تقطیع کے ۹۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس مہتم بالشان مسئلہ کو ایسی عمدگی اور ایسی جامعیت کے ساتھ بیان کر دینا حضرت صاحبزادہ صاحب ہی کا حصہ ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی تحریر میں ایک خاص خوبی یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ جس مسئلہ پر بھی قلم اٹھاتے ہیں۔ اسے ایسی سلاست۔ ایسی روانی اور ایسے دلنشین طرز پر بیان فرماتے ہیں۔ کہ اس کے سمجھنے میں کسی قسم کا بھی شبہ باقی نہیں رہتا۔ اور پڑھنے والا پوری طمانیت اپنے دل میں پاتا ہے۔ یہ خصوصیت اس رسالہ میں نہایت واضح طور پر نمایاں ہے۔ یہ دلآویز اور بے حد مفید رسالہ یقیناً اس قابل ہے کہ غیر احمدی اصحاب میں اس کی کثرت کے ساتھ اشاعت کی جائے۔ شاید ہی کوئی شخص ہوگا جو اسے پڑھنے کے بعد حیات مسیحؑ کے عقیدہ پر قائم رہ سکے۔ یہ رسالہ صرف اپنی معنوی خوبیوں کے لحاظ سے ہی لائق ستائش نہیں بلکہ اس کی ظاہری سج دھج۔ اس کی کتابت۔ طباعت۔ کاغذ بھی عمدہ۔ دیدہ زیب اور قابل تعریف ہے۔ عام اشاعت کی خاطر قیمت بھی کم رکھی گئی ہے۔ یعنی قیمت فی نسخہ ۱۰؍ اگر زیادہ تعداد میں منگوا کر تقسیم کرنے والوں کو ۸؍ فی نسخہ کے حساب سے ہی مل سکے گا۔ امید ہے احباب جماعت اس کی اشاعت میں کافی حصہ لیں گے۔ ملنے کا پتہ "احمدیہ کتابستان" ربوہ "ہے۔

(فتح محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ)

درخواست دعاء

الحمد للہ۔ کہ عزیز سمیع اللہ قریشی ابن قریشی محمد عبداللہ صاحب نے امسال تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی اے آنرز کا امتحان پاس کیا ہے۔ درخواست ہے کہ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس کی اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ بنائے۔ (محمد احمد فاروقی ربوہ)

مغل بادشاہوں کی سکھوں سے رواداری

از گیانی واحد حسین صاحب (رامووالی)

(۲)

اکبر کی رواداری:-

گیانی گیان سنگھ صاحب کا بیان ہے۔ "گورو امرداس صاحب گورو کھنڈ بیتر سے چل کر دریائے جمنا کو عبور کر کے قصبہ عملی میں پہنچے۔ تو ٹھیکیدار نے حسب دستور سوا روپیہ فی کس محصول ان سے طلب کیا۔ کیونکہ ان کے ہمراہ ایک بڑا ہجوم تھا انہوں نے محصول دینے سے انکار کر دیا۔ ان کو دیکھ کر دوسرے یاتری بھی محصول سے بچنے کے لئے وہیں اتر پڑے۔ جب یہ خبر دیوان ٹوڈرمل کی معرفت اکبر بادشاہ کو ہوئی۔ تو بادشاہ نے فوراً معافی محصول کا حکم جاری کر کے ٹھیکیدار کو لکھ بھیجا۔ جب ٹھیکیدار کے پاس یہ حکم پہنچا۔ تو کل لوگوں کو معلوم ہو گیا۔ کہ بادشاہ نے گورو امرداس صاحب اور ان کے ہمراہی سکھوں کو محصول سے مبرا کر دیا ہے۔ تو سارے یاتری جو ان کو دیکھ کر اتر پڑے تھے۔ ان کے سکھ بن گئے۔ اور ان کے ہمراہ بلا محصول چلے گئے۔"

(تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۹۳)

اس واقعہ کا ذکر سری گورو گرنتھ صاحب میں یوں کیا گیا ہے:-

جاگاتی ملے دے بھیٹ گور پیچھے لنگھائے دریا

ترجمہ از گیانی بشن سنگھ۔ گورو صاحب کو محصول لینے والے نذر دے گئے۔ انہوں نے گورو صاحب کی وجہ سے سب لوگوں کو محصول لئے بغیر دریا سے پار کر دیا۔

سب چھٹی ست گور پیچھے جن ہر ہر نام دھیایا

(تکھاری چنت محلہ ۴ صفحہ ۱۱۱۶)

ترجمہ۔ ان سب لوگوں کو ملاحوں نے چھوڑ دیا۔ کیونکہ جو خدا کا نام لیتا تھا۔ وہ گورو صاحب کا سکھ سمجھا جاتا تھا۔

نیز پنڈت چندا سنگھ گیانی نے اپنی کتاب "سنگم پہریا" میں اس واقعہ کے متعلق تحریر کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ اکبر بادشاہ نے حکم دیا تھا۔ کہ جو کوئی ست نام کی پوڑی سنائے اس سے کوئی محصول نہ لیا جائے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اکبر بادشاہ گورو امرداس صاحب کا سکھ تھا۔ (صفحہ ۶۱۲)

اس موقع پر بھی سکھ مصنفوں نے تعصب سے کام لیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "ان دنوں میں سرکار کی طرف سے ہندو یاتریوں سے محصول لیا جاتا تھا۔ لیکن اس موقعہ پر بادشاہ کی طرف سے گورو کی سنگت کو معاف تھا۔"

(شبد آرتھ سری گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۱۱۶)

سکھ مصنفوں کی یہ بات بھی درست نہیں۔ چنانچہ مہان کوش صفحہ ۱۰۳ پر مرقوم ہے۔ "اکبر نے ہندوؤں سے جزیہ اور تیرتھ یاترا کا ٹیکس لینا بند کر دیا تھا۔"

یہ محصول تیرتھ یاتریوں کا نہ تھا۔ بلکہ دریا پر کشتیوں کا محصول تھا۔ جو ٹھیکیدار وصول کرتے ہیں۔ چنانچہ گورو صاحب کے دریا عبور کرنے پر ٹھیکیداروں کو ایک کوڑی تک وصول نہ ہوئی۔ جس کا ذکر گرنتھ صاحب کے اس شبد میں ہے:-

آڈ دام کچھ پایا نہ بولک جاگاتیاں موہن مونداں پائی

یعنی ایک کوڑی بھی ان لوگوں کو وصول نہ ہوئی۔ ٹھیکیداروں کو اور وہ حیران و ششدر رہ گئے۔

اکبر بادشاہ کی رواداری کی یہ مثال کوئی معمولی نہ تھی۔ اسی لئے پنڈت چندا سنگھ نے تو اس وجہ سے بادشاہ کو گورو صاحب کا سکھ لکھ دیا۔ کیونکہ ایسی فیاضی ایک سکھ ہی گورو کے ساتھ کر سکتا ہے۔

اکبر کا گورو صاحب کو چوراسی گاؤں جاگیر دینا

گور بلاس پاتشاہی ۶ میں مرقوم ہے۔ کہ شہنشاہ اکبر نے گورو امرداس صاحب کو ۸۴ گاؤں بطور جاگیر بخشے۔ جن کو آپ نے گورو رام داس کے نام لگوا دیا۔

(ادھیائے پہلا صفحہ ۸)

اس جاگیر کی تفصیل اور ان چوراسی دیہات کے نام گوردھام دیدار صفحہ ۹۰ و صفحہ ۹۱ شائع کردہ ماسٹر گوردت سنگھ اور لالہ جانکی داس میں دی گئی ہے) اس کے علاوہ گوئندوال کے ساتھ جاگیر کا ذکر سردار بھائی کاہن سنگھ صاحب نے یوں کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

"گوئندوال ۱۱۵۵ روپے کی جاگیر مغل بادشاہ نے دی۔ اور وہ زمین موضع ڈوڈے والی ڈگل والہ اور بھیپے وال میں ہے۔"

(مہان کوش صفحہ ۱۲۷)

اس جاگیر پر گیانی ٹھاکر سنگھ کا ریویو

آپ لکھتے ہیں:- "سری گورو امرداس مہاراج کا زمانہ اکبر کے ساتھ بہت تعلق رکھتا ہے۔ اکبر سے پہلے بھی تو اسلامی بادشاہوں نے گورو گھر کے ساتھ پریم کیا تھا۔ لیکن اس بادشاہ نے اسلام کا سکھوں کے ساتھ وہ رشتہ قائم کر دیا۔ جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔ پرگنہ جھبال کے چوراسی گاؤں سری گورو امردیو بادشاہ کی سپتری پوجیہ بی بی بھانی جی کے نام جاگیر لگا دی"

(رسالہ اپدیشک امرتسر ماہ جون و جولائی ۱۹۳۳ء)

یاد رہے کہ بی بی بھانی جی گورو رام داس جو سکھوں کے چوتھے گورو شمار ہوتے ہیں۔ کی بیوی تھی۔ اور گورو امرداس صاحب تیسرے گورو کی بیٹی۔ اس طرح وہ جاگیر ان تک پہنچی۔

امرتسر کی حد بندی:-

اکبر بادشاہ کی عطا کردہ جاگیر میں موضع تونگ اور سلطان ونڈ کا رقبہ بھی تھا۔ اس میں ڈھاب توولاں والی پر گورو امرداس صاحب قیام فرماتے تھے۔ جس جگہ پر اب امرتسر شہر آباد ہے۔ دسری گوردوارے درشن صفحہ ۱۱۴ مصنفہ گیانی ٹھاکر سنگھ)

امرتسر کی حد بندی کے متعلق لالہ سوہن لال نے اپنی کتاب عمدۃ التواریخ میں یوں لکھا ہے:-

"القصہ ایں رام داس مرد بزرگ شدہ ما آنکہ دراں روز ہا کہ اکبر بادشاہ چند سال در لاہور مقام داشت سخن خدا شناسی بگوش بادشاہ رسید بر لعزت و احترام پرداختہ کہ زمینے از حوالی بریدہ چک بستہ بجاگیر بر بہند و آنجا کہ چک رام داس موسوم ساخت و رام داس در آنجا وہی بنا ساخت (تتمہ دفتر اول صفحہ ۲)

ترجمہ:۔ الغرض گورو رام داس بزرگ مرد تھا۔ ان دنوں میں اکبر بادشاہ نے کچھ سال لاہور میں مقام کیا تھا اس کی خدا شناسی کی باتیں بادشاہ کے کان تک پہنچیں۔ بادشاہ نے اس کی عزت و احترام کرتے ہوئے کچھ زمین مقرر کر کے گاؤں بنانے کے لئے مقرر کر دی۔ وہ جگہ چک رام داس (امرتسر کا پہلا نام) کے نام سے موسوم ہوئی۔ اور گورو رام داس نے وہاں پر ایک گاؤں کی بنیاد ڈالی۔ اس گراں قدر عطیے کو چھپانے کے لئے بعض سکھ مصنفوں نے بہت ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ چنانچہ گیان سنگھ نے چوراسی گاؤں کی بجائے صرف بارہ گاؤں بتایا ہے۔ (تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۶۹۴) حالانکہ گور بلاس پادشاہی ۶ میں ۸۴ گاؤں لکھے ہیں۔ اور گیانی ٹھاکر سنگھ نے بھی چوراسی گاؤں بتائے ہیں۔ اور گوردھام دیدار والوں نے تو ان دیہات کے نام تک شائع کر دیئے ہیں۔

امرتسر جس کا پہلا نام چک رام داس تھا کی چک بندی کے لئے اکبر بادشاہ نے چوتھے گورو امرداس صاحب کے بعد گورو رام داس صاحب کو اجازت عطا فرمائی۔ جس کا ذکر عمدۃ التواریخ کے حوالے سے کیا جا چکا ہے۔ نیز گیانی پرتاپ سنگھ صاحب نے اپنی کتاب "گورمت سدھانت" میں بھی امپیریل گزیٹر آف انڈیا کے حوالہ سے یوں ذکر کیا ہے:-

Guru Ram Das first settled near the Tank about 1574 and obtained a grant of the site with 500 Bighas of Land from Akbar in 1577.

ترجمہ:۔ گورو رام داس صاحب نے سب سے پہلے ۱۵۷۴ء کے قریب تالاب کے نزدیک قیام کیا۔ ۱۵۷۷ء میں تالاب کی زمین پانچ صد بیگھہ اکبر بادشاہ سے حاصل کی (گورمت سدھانت صفحہ ۱۷۶)

یہ وہ زمین ہے جس کا ذکر گورو امرداس کی جاگیر میں آ چکا ہے۔ صرف چک بندی گورو رام داس صاحب کے وقت ہوئی۔ گیانی پرتاپ سنگھ اس مندرجہ بالا امپیریل گزیٹر آف انڈیا کے حوالہ کو بعد میں اپنی کتاب "گورمت لیکچر" کے صفحہ ۱۷۴ میں غلط ٹھہراتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ یہ زمین گورو صاحب کی اپنی تھی۔ اور ساتھ ملتے جلتے دیہات کے سکھوں کی تھی۔ گیانی صاحب نے یہاں صریحاً غلط بیانی کی ہے۔ درحقیقت یہ زمین موضع تنگ اور سلطان ونڈ کے رقبہ میں شامل تھی۔ جو شہنشاہ اکبر نے گورو امرداس صاحب کو عطا کی تھی۔ گورو رام داس صاحب نے صرف حد بندی بادشاہ کی اجازت سے کرائی۔ ہاں اس لحاظ سے وہ زمین گورو صاحب کی اپنی ہی تھی۔ کیونکہ آپ سے پہلے گورو کو بادشاہ نے عطا کی تھی۔ جو بعد میں آپ تک پہنچی۔

اس کے علاوہ سردار سندر سنگھ صاحب ایم ایس سی نے اس میں مزید اضافہ کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ گورو امرداس صاحب گورو رام داس کو ہمراہ لے کر موضع سلطان ونڈ اور گمٹالہ کے درمیانی علاقہ میں گئے۔ اور زمینداروں سے زمین مذکورہ خرید کر شہر امرتسر کی بنیاد رکھی۔ (تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۸۹ مصنفہ سندر سنگھ)

اور یہ بھی سردار صاحب نے لکھا ہے۔ کہ گورو صاحب نے اکبر بادشاہ کی پیش کردہ جاگیر لینے سے انکار کر دیا تھا۔ سکھ مصنفوں کی غلط بیانی ملاحظہ فرماتے جائیں۔ پہلے تو ۸۴ گاؤں کی بجائے ۱۲ گاؤں لکھے۔ بعد میں ۱۲ کو بھی ختم کر کے لکھ دیا کہ وہ جاگیر لی ہی نہ تھی۔ لیکن اس کی تائید میں کوئی تاریخی حوالہ پیش نہیں کیا۔ سردار تیجا سنگھ صاحب ایم اے پروفیسر خالصہ کالج امرتسر نے کیا خوب کہا:-

"جیسا ہمارے ملک میں اور ہنر چل رہے ہیں۔ وہاں اپنی طرف سے تاریخ کو گھڑ لینا بھی ملتا ہے۔۔۔۔ بڑے بڑے ودوان اور دھرماتما جو ایسے جھوٹ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہ مذہبی تاریخ کو بگاڑنے سے دریغ نہیں کرتے"

(پھلواڑی اتہاس نمبر ۱۹۲۹ء)

اس کی تائید بھائی امر سنگھ ایڈیٹر اخبار شیر پنجاب کے بیان سے بھی ہوتی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

ہم میں یہ بیماری عام ہے۔ کہ تاریخی واقعات میں بھی ہم میں بعض اپنی مرضی سے ترمیم و تنسیخ کر لیتے ہیں۔" (شیر پنجاب ۲؍فروری [illegible])

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ وہ اپنی تاریخوں میں بہت موجودہ تغیر و تبدیل کر کے بڑے منگھڑت واقعات تو درج کر لیں گے۔ لیکن پرانی تاریخیں مثلاً گور بلاس پادشاہی چھ دسور ج پرکاش وغیرہ کو کہاں لے جائیں گے۔ وہ تو ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ اور اصلیت ظاہر کرنے کے لئے کافی ہیں۔ (باقی)

کیا آپ کو دفتر سے تصدیق مل چکی ہے؟

دفتر اوّل کے اُن السابقون الاوّلون کے نام جو متواتر انیس سال تک اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے مدد دیتے رہے ہیں۔ ان کی فہرست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش کر کے درخواست کی جائے گی کہ حضور مختصر سی ایک تاریخ تحریک جدید کی رقم فرمائیں اور پھر اسے ایک کتاب میں شائع کر دیا جائے گا اور یہ کتاب ہر ایک تحریک جدید کے مجاہد اور ہر ایک احمدیہ لائبریری میں رکھی جائے گی۔

یقیناً آپ کے دل میں شدید خواہش اور امنگ ہوگی کہ اس فہرست میں میرا نام بھی آنا چاہیئے کیونکہ میں بھی اس جہاد میں حصہ دار تھا۔ اب آپ اپنی تسلی کرلیں کہ کیا آپ کو دفتر سے ایسی تصدیق آچکی ہے ورنہ اب حاصل کرلیں۔

اگر بقایا ہے تو پھر اگست ۵۵ء کے پہلے عشرہ تک ادا کر کے تصدیق حاصل کرلیں تا بقایا کی وجہ سے آپ کا نام فہرست سے نکل نہ جائے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ٹرینڈ گریجوایٹ استانی کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے لئے ٹرینڈ گریجوایٹ استانی کی ضرورت ہے۔ گریڈ ۱۲۰-۸-۲۰۰۔ گرانی الاونس ۱۰/-۔ پنشن و پراویڈنٹ فنڈ سے ایک کا حق۔ سابقہ تجربہ کی بناء پر ابتدائی سے زیادہ تنخواہ حسب لیاقت مرکز سلسلہ میں قومی خدمت کی خواہشمند بہنوں کے لئے نادر موقعہ ہے۔ درخواست معرفت مقامی امیر یا پریذیڈنٹ ۱۵ اگست ۵۵ء تک مطلوب۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

اعلان دار القضاء

بمقدمہ محمد انور صاحب مبشر پسر ڈاکٹر فرزند علی صاحب بنام پنڈت محمد عبداللہ صاحب حلوائی ربوہ"۔ مقدمہ بالا کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ محمد انور صاحب مبشر کو فیصلہ کی اطلاع دی جاچکی ہے۔ پنڈت محمد عبداللہ صاحب کو کسی معمولی طریق سے اطلاع نہیں دی جاسکی۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا ان کو مقدمہ کے فیصلہ کی اطلاع دی جاتی ہے۔ مقدمہ کی میعاد اپیل ۷ یوم مقرر کی جاتی ہے

(بحکم حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

اعلان برائے عہدہ داران مال

مالی ہذا کی طرف سے انسپکٹران بیت المال کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ جس جماعت کا حساب چیک کریں اگر وہاں کوئی چندہ کی رقم قابل ادخال خزانہ پائی جائے تو اپنی موجودگی میں مرکز میں بھجوا دی جائے۔ لہذا عہدہ داران مال سے درخواست ہے کہ وہ اس بارے میں انسپکٹران بیت المال سے تعاون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ولادت

میری ہمشیرہ نصرت بیگم اہلیہ چودھری فیض محمد صاحب کے ہاں ۹/۷/۵۵ء کو بوقت ۴ بجے لڑکی تولد ہوئی۔ بزرگان سلسلہ بچی اور زچہ کی صحت وعافیت اور خادمہ دین اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ نومولودہ چودھری عطا محمد صاحب (حال مقیم لا لکے ضلع لائلپور) کی پوتی ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صراط مستقیم پر چلائے آمین (محمد سلیم ننگلی چک ۲۳ گ ب کریا نوالہ ضلع لائلپور)

انصار جماعت کیلئے خدمت دین کی دعوت

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ!

اگر دیکھا جائے تو انصار کے اولین فرائض میں دراصل تعلیم و تربیت ہی ہے پھر تعلیم و تربیت کا دائرہ عمل بھی مختصر نہیں بلکہ وسیع تر ہے یعنی سب سے اول اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت۔ پھر جماعت کے طبقہ انصار کی۔ پھر اس سے آگے دوسرے احباب کی۔ الغرض یہ دائرہ عمل وسیع تر اور نہ ختم ہونے والا ہے۔ ہر ایک انصار کے لئے بلحاظ اپنی عمر اور حالات کے موت تک کام کے لئے پروگرام موجود ہے۔ جس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے خصوصاً انصار کو تنظیم انصار کے ماتحت کوشش کرتے رہنا ضروری ہے۔

اس وقت میرے مد نظر بعض مقامات اور جماعتوں کی تربیت ہے جس کے لئے مجھے ایسے والنٹیرز کی ضرورت ہے جو آئندہ تین ماہ میں کم از کم پندرہ دن خدمت دین کے لئے وقف کرسکیں ان کو جہاں پر بھجوایا جائے گا دفتر سے ان کی آمد و رفت کا کرایہ بھی دیا جائے گا۔

امید ہے کہ مخلص اور مستعد انصار اس کی طرف فوری توجہ فرمائیں گے اور مجھے جلد اطلاع دیں گے کہ پندرہ دن کب سے کب تک دے سکیں گے؟ اور ان کی دینی اور دنیاوی تعلیم کس حد تک ہے؟ تا ان کے مناسب حال پروگرام تجویز کیا جاسکے۔

نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی توجہ کیلئے

اس سے قبل بھی اطلاع دی گئی تھی۔ اب پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ جن جماعتوں میں ابھی تک سیکرٹری زراعت کا انتخاب نہیں ہوا وہ اسے مکمل کر کے جلد سے جلد مجھے ارسال کردیں نیز اپنی اپنی جماعت کی مردم شماری کی فہرستیں بھی جلد بھجوا دیں۔ اور اگر ان کی جماعت کا کوئی فرد شہر گوجرانوالہ میں آئے تو مجھ سے رپورٹ "مجلس مشاورت" اور رسالہ "ایک نظر" لے جائے۔

(امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

شوریٰ خدام الاحمدیہ

ہمارا سالانہ اجتماع قریب آرہا ہے۔ اس کے لئے ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۵۵ء کی تاریخیں مقرر ہوچکی ہیں حسب سابق اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کا انعقاد ہوگا۔ اس کے لئے مجالس اگر کوئی تجاویز بھجوانی چاہیں تو مجلس مقامی کے مشورہ سے معین الفاظ میں ۳۱ اگست ۵۵ء تک مرکز میں بھجوا دیں۔ اس کے بعد پہنچنے والی تجاویز پر غور کرنا مشکل ہوگا۔ تجاویز کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ۵۵ء ہے۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) میرے والد محترم الحاج فضل الرحمن حکیم ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ آجکل انہیں علاج کی غرض سے دوبارہ لاہور لایا گیا ہے۔ یہاں ان کی طبیعت شدید خراب ہے کمزوری اس قدر ہے کہ چارپائی سے بھی نہیں اٹھ سکتے بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب سے درخواست ہے کہ وہ انہیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (لطف المنان)

(۲) میرے دوست جو کہ ایک پریشانی میں مبتلا ہیں ان کے لئے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولا کریم ان کی پریشانی دور فرمائے۔ آمین ارشاد الحق ابن ملک فضل حق صاحب جدید کراچی

(۳) میرے چھوٹے بھائی عزیزم رفیق احمد خاں کے گھٹنے میں رسولی کا اپریشن ہونے والا ہے بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ کامیاب اپریشن کے لئے دعا فرمائیں محمد احمد خاں دریا پور منٹگمری

(۴) بندہ چند مشکلات سے دوچار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے ان سے نجات دے۔ اور انجام بخیر ہو۔ (چودھری عبد المجید سپرنٹنڈنٹ گنجیال)

(۴) برادرم مکرم حکیم سردار محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ ایک عرصہ سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد یوسف بانفت مل پارک بیڈن روڈ لاہور

(۵) میرا لڑکا اسلام احمد طالبعلم جماعت نہم ربوہ بعارضہ دماغی نقص گنگارام ہسپتال لاہور میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (شیخ سبحان علی محلہ گڑھ چنیوٹ)

جینوا کانفرنس

— مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر کانراڈ اڈینائر کے قلم سے —

جینوا میں چار بڑوں کی ہونے والی کانفرنس کے سلسلہ میں میرا ذاتی تاثر یہ ہے۔ کہ یہ جینوا کانفرنس ۱۹۵۴ء یا اسی سال منعقدہ برلن کانفرنس سے کہیں زیادہ کامیاب ہوگی۔ میرے نزدیک اس کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہ مغربی جمہوریتیں اب ماضی کے مقابلہ میں کہیں زیادہ طاقتور ہیں۔ ان کی اس کامیابی اور طاقت کا راز یہ ہے۔ کہ ان جمہوریتوں نے مغربی یورپی ممالک کی یونین کے بارے میں ایک معاہدہ طے کیا۔ اور وفاقی جمہوریہ جرمنی معاہدہ شمالی اوقیانوس میں شامل ہو چکا ہے۔ ایک اور وجہ ان کی فوجی طاقت میں بے پناہ اضافہ بھی ہے۔ اس کا اطلاق بالخصوص ممالک متحدہ امریکہ پر ہوتا ہے۔

اس کے برخلاف سوویٹ یونین کو ابھی خاصے وقت اور مہلت کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ اپنے داخلی معاشی مسائل سے جن سے وہ اس وقت دوچار ہے۔ نپٹ سکے۔ اور یہ بات قرینِ قیاس نہیں۔ کہ اس دوران میں وہ موجودہ رفتار سے اپنے آپ کو دوبارہ مسلح کرنے کا کام جاری رکھے۔ اور نہ ہی اس کا امکان ہے۔ کہ وہ اپنی طاقت کو مرتکز کر سکے۔ بالخصوص جبکہ اس کی آبادی روزمرہ کی زندگی کی معمولی معمولی ضروریات کے لئے ترستی ہو۔ اور بلاشبہ اس وقت یہی صورتِ احوال ہے۔ یہی بات اس کے حواری ممالک پر بھی صادق آتی ہے۔ مزید برآں بنڈونگ کانفرنس سے یہ حقیقت آشکارا ہو چکی ہے۔ کہ ایشیا کا بڑا حصہ کمیونزم کو ناپسند اور مسترد کرتا ہے۔ اب سوویٹ یونین ایشیائی اقوام کی اکثریت کی حمایت پر انحصار نہیں کر سکتی۔

اس دوران میں جوہری اسلحہ اور ہائیڈروجن بم کی ایجاد اور ترقی کی وجہ سے مختلف اقوام کے عوام کے مابین سمجھوتہ اور مفاہمت کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ بادی النظر میں یہ بات متضاد معلوم ہوتی ہے۔ لیکن میرا یہ خیال ہے۔ کہ مذکورہ بالا جملہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔ ان اسلحہ کی ہلاکت آفرینی اس درجہ ہولناک ہے۔ کہ ایک بات تو بالکل یقینی ہے کہ ایک ایسی جنگ جس میں یہ ہتھیار استعمال کئے جائیں گے۔ فاتح اپنی فتح پر کچھ زیادہ خوش نہیں ہو سکے گا۔

ایک اور نکتہ جو جینوا کانفرنس کی کامیابی کے امکانات کی طرف دلالت کرتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ آج عظیم اور پیچیدہ بین الاقوامی مسائل ایک دوسرے سے اس بُری طرح الجھ گئے ہیں۔ کہ اگر ایک مسئلے کو دوسرے مسائل سے ہٹ کر اس کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو یہ بات تقریباً ناممکن ہوگی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ امریکہ برطانیہ عظمیٰ اور فرانس نے جب روس کو اس کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی۔ تو اس دعوت نامے کے ساتھ کوئی پیش از پیش تیار کردہ ایجنڈا منسلک نہیں کیا گیا۔ اس کے نتیجے کے طور پر کانفرنس کا کینوس بہت وسیع ہو چکا ہے۔ اور اس کی کامیابی کے امکانات بھی واضح نظر آتے ہیں۔ اچھے نتائج کے حصول کے لئے بڑی کٹھن منزلیں طے کرنی ہوں گی۔ اور مشکل اور پیچیدہ مسائل کو حل کرنا پڑے گا۔ جس کے لئے بڑے ہی صبر، تحمل اور استقلال کی ضرورت ہے۔

بہرحال اگر عالمی کشیدگی میں کسی طرح بھی کمی ہو جائے۔ تو سارا عالم انسانیت ان تمام شخصیتوں کا خلوصِ دل سے شکر گذار ہوگا۔ جو اس مقصد کے حصول کے ذمہ دار تھے۔ اور جنہوں نے اس کام کے سلسلے میں ہاتھ بٹایا۔ میری تو یہ رائے ہے۔ کہ آزاد دنیا کا ہر فرد اس کانفرنس اور گفت و شنید کی کامیابی کے سلسلے میں کچھ نہ کچھ ہاتھ بٹا سکتا ہے۔ جو مدبرین اور سیاستدان اس کانفرنس میں لین دین کی بات چیت کریں گے۔ ان کے اپنے ملکوں کے عوام میں صبر و تحمل کی نفسیاتی فضا کا پیدا ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر گھر میں بے چینی محسوس کی جائے، اگر حصول مقصد کے خلاف مقاومت ہوتی رہے۔ تو پھر ان لوگوں کی طاقت کم ہو جائیگی۔ اور وہ اپنے مقابل مدبرین کا پوری طاقت سے مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ اس کے برخلاف اگر ملک میں صبر و تحمل کی فضا پیدا نہ کی جائے۔ تو اس کا امکان ہے۔ کہ کہیں حریف بازی جیت نہ جائے۔

ان تمام حقائق کے پیش نظر میری یہ رائے ہے۔ کہ مغربی جمہوریتوں کو ان ہونے والے مذاکرات کے سلسلے میں ایک بات واضح طور پر ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ جہاں تک مغربی اقوام کا تعلق ہے۔ ان کے لئے ایک فیصلہ کن گھڑی آن پہنچی ہے۔ اور ان کی موجودہ بے چینی اور کامیابی کے بارے میں رجائیت پسندی کی اصل وجہ بھی یہی ہے جہاں تک اشتراکی روس کا تعلق ہے۔ اس کے لئے وقت تو کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اور اگر کوئی چیز اہمیت رکھتی ہے۔ تو فقط فضائے بسیط ہی ایک چیز ہے۔ جو انہیں اس گفت و شنید میں حاصل ہے

۔۔۔ فوقیت حاصل ہے۔ لیکن یہ گفت و شنید کا مرحلہ بڑا ہی کٹھن ہوگا۔ اس مقصد کے لئے مغربی جمہوریتوں کو بے پناہ صبر، تحمل، استقلال اور سکون کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

(نوائے وقت)

پاکستان کے طول و عرض میں پنڈت پنت کے بیان کی شدید مذمت

کراچی ۱۳ ر جولائی۔ پاکستان کے طول و عرض میں بھارتی وزیر داخلہ پنڈت پنت کے بیان کی پُر زور مذمت کی گئی۔ اور بھارتی حکومت کے اس معاندانہ رویہ کی پر زور مذمت کی گئی۔ بڑے بڑے شہروں کے عوام نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ موجودہ صورتِ حال کا جائزہ لے کر کوئی ٹھوس قدم اٹھائے۔ اور بھارتی حکومت سے اس بیان کی وضاحت کرائے۔ مشرقی بنگال مسلم لیگی کارکنوں کی مجلس انتظامیہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر بھارتی وزیر داخلہ پنڈت پنت کے بیان کی پُر زور تردید کی گئی ہے۔ ایک قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ مجلس انتظامیہ پنڈت پنت کے گمراہ کن بیان کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بھارت کشمیر سے متعلق کئے گئے معاہدوں سے انحراف کرنا چاہتا ہے۔ اور ایک قرارداد میں وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ پنڈت پنت کے اس بیان کی بھارت سے جلد از جلد وضاحت طلب کریں۔ اور اس مسئلہ کو جتنی جلدی ہو سکے۔ سیکورٹی کونسل میں لے جایا جائے۔

سردار رشید اور جعفر شاہ ایک یونٹ کے مخالف ہیں؟

مری ۱۴ ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی میں مغربی پاکستان کا ایک یونٹ بنانے کے مسئلہ پر جو اختلافات رونما ہو گئے تھے۔ وہ ابھی تک قائم ہیں۔ اور لیگ پارٹی کے زعماء انتہائی کوشش کے باوجود آج بھی سرحد کے وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید خاں اور وزیر تعلیم میاں جعفر شاہ کو ایک یونٹ کے متعلق پوری طرح قائل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی میں سرخپوش لیڈر خان عبد الغفار خاں کے متعلق سردار عبد الرشید خاں کے حیرت انگیز اور غیر متوقع رویہ کے پیش نظر یہاں مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کا اجتماع ہوا تھا۔ جس میں ایک یونٹ کا منصوبہ زیر بحث آیا تھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ لیگ پارٹی کے اجلاس میں سردار عبد الرشید خاں نے ایک یونٹ کی حمایت کے لئے بعض شرطیں پیش کی تھیں لیکن چار گھنٹے کی بحث نتیجہ خیز ثابت نہ ہوئی۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ سردار عبد الرشید خاں کی شرائط اصولی طور پر تسلیم کر لی گئیں۔ لیکن سردار عبد الرشید خاں اور میاں جعفر شاہ نے اس کے باوجود پارٹی کی بھاری اکثریت کے موقف سے اتفاق نہیں کیا۔

سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے انتخابات کا بل

— دستور یہ نے منظور کر لیا —

مری ۱۴ ر جولائی۔ مجلس دستور ساز نے دستوریہ کے "سپیکر" اور "ڈپٹی سپیکر" کے عہدے قائم کرنے کے متعلق ایک بل منظور کر لیا۔ کل اس بل پر بھی بحث ہوئی۔ جس کا مقصد ایوان کے طریقہ کار کے ضوابط کو مستقل آئینی شکل دینا اور اراکین دستوریہ کے حقوق و مراعات کی وضاحت کرنا ہے۔ مسٹر حسین شہید سہروردی نے بل کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اس بل کا مقصد یہ ہے۔ کہ سپیکر کو ایک قانون کے ذریعہ ضروری اختیارات دے جائیں۔ یہ بل چار دفعات پر مشتمل ہے۔ مسٹر فضل الرحمن نے اس سلسلہ میں دو ترمیمیں پیش کیں۔ لیکن دونوں مسترد کر دی گئیں۔ اور بل منظور کر لیا گیا۔

روسی - پنجابی ڈکشنری

نئی دہلی ۱۳ ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ روس کی ایک ادبی اکاڈمی ایک روسی پنجابی لغت مرتب کرنے کا پروگرام بنا رہی ہے۔ حال ہی میں روسی ماہرین نے ایک ہندی۔ روسی ڈکشنری بھی مکمل کی ہے۔

بدھ طلباء کی گرانٹ

ڈھاکہ ۱۳ ر جولائی۔ پاکستانی بدھوں کی فیڈریشن نے حکومت مشرقی بنگال سے بدھ طلباء کی سالانہ گرانٹ دس ہزار روپے کر دینے کی اپیل کی ہے۔

صدر سیکارنو کراچی آرہے ہیں

کراچی ۱۳ ر جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ انڈونیشیا کے صدر سیکارنو جنہوں نے ۱۵ ر جولائی کو کراچی کا دورہ منسوخ کر دیا تھا۔ اب ۱۸ ر جولائی کے بعد یہاں آئیں گے۔ ان کے دورے کی تاریخ میں تبدیلی کی وجہ انڈونیشیا کے حالات تھے موجودہ پروگرام کے تحت وہ مکہ معظمہ جاتے ہوئے شائد چند گھنٹے کراچی ٹھہریں۔

لاہور کے چڑیا گھر کی توسیع کا پروگرام

لاہور ۱۳ ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب ترقیاتی بورڈ کی سب کمیٹی نے لاہور کے چڑیا گھر کی توسیع کے لئے ایک پانچ سالہ پروگرام بنایا ہے۔ جس پر بارہ لاکھ روپے خرچ آئیں گے اسی رقم سے چڑیا گھر کے لئے نئے جانور خریدے جائیں گے۔

مودودی صاحب کی تحریک ہرگز ایک اسلامی اور دینی تحریک نہیں ہے۔ وہ حسن بن صباح کی طرح سیاسی ڈھونگ رچائے ہوئے ہیں

"قائداعظم اور تحریک پاکستان کے خلاف مودودی صاحب کا بغض آج بھی قائم ہے (نوائے وقت)

"جماعت اسلامی اور جمعیت العلمائے پاکستان۔ مجلس احرار جمعیت اہل حدیث اور مجلس تحفظ ختم نبوت (بالخصوص مولانا احمد علی صاحب، سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب اور مولانا مرتضےٰ احمد میکش صاحب) کے مابین جو جھگڑا جاری ہے بہت سے اخبارات نے اس پر افسوس کا اظہار کیا اور فریقین سے یہ اپیل کی کہ اس ناگوار جھگڑے کو ختم کریں۔ یہ اپیل غیر مؤثر ثابت ہوئی اور اب نوبت مقدمہ بازی تک جا پہنچی ہے

"صالحین" کے ترجمان اخبارات نے اس سلسلہ میں عجیب و غریب کردار کا مظاہرہ کیا ہے اور نہ صرف مولانا احمد علی وغیرہ بزرگوں کو "کفن چور" اور "چور" کے خطابات سے سرفراز کیا مصالحت کی اپیل کرنے والے عناصر کے متعلق بھی یہ لکھا ہے کہ وہ چوروں کے بھائی بند ہیں۔ یہ انداز گفتگو اسلامی جھوڑ عام شریف آدمیوں کا انداز گفتگو بھی نہیں۔ مگر صالحین کا تکبر اور غرور انہیں اس بات کی اجازت ہی نہیں دیتا کہ وہ اپنے سوا کسی دوسرے شخص کے متعلق بھی حسن ظن سے کام لے سکیں کہ وہ بھی کسی معاملہ میں دیانتدارانہ رائے رکھ سکتا ہے۔ آج جماعت اسلامی کے اخبار نے مجلس احرار پر طعن و تشنیع اور دشنام و بہتان کے گولے برسائے ہوئے ہیں اور "نوائے وقت" پر مفت میں ہی گالیوں کی بوچھاڑ کر دی ہے۔ وجہ شکایت یہ بیان کی گئی ہے کہ آج سے کئی سال پہلے "نوائے وقت" نے مولانا مودودی کے اس بیان پر گرفت لے دے کی تھی جس میں آپ نے جہاد کشمیر میں شرکت کو حرام قرار دیا تھا۔ صالح معاصر انتہائی بے حیائی کے ساتھ یہ کہتا ہے کہ اس جہاد کا نتیجہ آپ نے دیکھ لیا۔

معاصر یہ سوال نہ ہی اٹھاتا تو اچھا تھا۔ نوائے وقت مولانا مودودی کے اس بیان پر لے دے صرف نے ہی نہیں کی تھی۔ پاکستان کے تمام اخبارات نے کی تھی معاصر اب اس بات کا جواب دے کہ کیا مولانا مودودی نے جہاد کشمیر کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی تھی یا نہیں؟ جب ہزاروں مسلمان اپنی جانیں اس جہاد میں قربان کر رہے تھے کیا مولانا مودودی نے یہ فتویٰ دیا تھا یا نہیں کہ اس جہاد میں شرکت حرام ہے؟ اور کیا اس فتویٰ کا منطقی نتیجہ یہ نہیں تھا کہ اس جہاد میں شہید ہونے والے حرام موت مرے تھے؟

ہم آج پھر یہ الزام عاید کرتے ہیں مولانا مودودی نے جہاد کشمیر کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی۔ اور اگر یہ جہاد ناکام رہا تو اس ناکامی میں مولانا مودودی کا بھی حصہ ہے۔ ہم یہ الزام بھی عاید کرتے ہیں کہ مولانا کا یہ فعل اضطراری نہیں تھا بلکہ ان کی پاکستان دشمنی پر مبنی تھا۔ مولانا کو پاکستان سے کد یہ تھی کہ اس ملک کے بانی ہونے کا سہرہ قائداعظم کے سر کیوں ہے۔ میرے سر کیوں نہیں۔ حالانکہ یہ سہرہ ان کے سر نہیں باندھا جا سکتا تھا۔ کیونکہ جماعت اسلامی اور مولانا مودودی نے نہ صرف تحریک پاکستان میں کوئی کام نہیں کیا تھا بلکہ اس کی مخالفت کی تھی اور جماعت اسلامی کے ممبروں کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ پاکستان کی بنیاد پر ہونے والے عام انتخابات میں غیر جانبدار رہیں۔ یعنی پاکستان کے حق میں ووٹ نہ دیں۔ اس انتخاب میں پاکستان کے حق میں ووٹ نہ دینے کا مطلب پاکستان کے خلاف ووٹ دینا تھا۔ ہم الزام لگاتے ہیں کہ مولانا کی تحریک ہرگز ایک اسلامی اور دینی تحریک نہیں۔ وہ حسن بن صباح کی طرح سیاسی ڈھونگ رچائے ہوئے ہیں۔ اور ان کا مقصد دین کی سربلندی کی بجائے سیاسی اقتدار کا حصول ہے۔"

(روزنامہ نوائے وقت ۵ جولائی)